Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 38, Sr.No.108, 2017 pp 43 - 50

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیۂ علوم شرقیہ
جلد ۳۸، جولائی۔ ستمبر ۲۰۱۷ء، شمارہ ۱۰۸

ہندکو اور پنجابی میں لوک گیت کی روایت

ڈاکٹر نگہت خورشید☆

Abstract:

Lok folk songs are best expression of passions and sentiments. The same get rythem and malody from hearts of human being and absorb matter from cultural rituals of society. Folk songs in Hindko and Punjabi reveal taditional values of customs of area where that are sung. Although there are some similarities in folk songs of Hindko and Punjabi but there are differences in tradition of folk songs and in manuscript. Present article is a review of folk songs in Hindko and Punjabi.

تیسری انٹرنیشنل ہندکو کانفرنس 20 تا 22 نومبر 2015

تاریخ کی مختلف تحقیقات سے یہ بات واضح ہے کہ دریائے سندھ سے وادی سوان تک کے علاقے کی زبان زمانہ قدیم سے ہندکو، ہندوکا، ہندوئی کہا جاتا تھا تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہخامنشوں نے علاقہ کے ہندوکا کی مناسبت سے اس کی زبان کا نام بھی ہندکو یا ہندکی رکھ دیا ہوگا یا یہاں کے لوگوں نے اپنی زبان کو اس نام سے پکارنا شروع کر دیا۔(1)

☆ پرنسپل گورنمنٹ گرونانک ڈگری کالج ننکانہ صاحب

یوں اس وسیع وعریض علاقے کی زبان ہندکو ٹھہری جس کے لئے پنجابی کا نام وقت کے ساتھ ساتھ عوام الناس میں مقبول ہوا اور دلی سے پشاور تک کی زبان پنجابی کہلانے لگی جس میں لاہوری ماجھی، چھاچھی مالوی گوجری پوٹھوہاری دھنی ملتانی سرائیکی ریاستیں اپنے اپنے علاقے کے حساب سے پہچانی جانے لگی جو تھوڑے بہت اختلافات کے ساتھ بنیادی طور پر ایک ہی زبان کے مختلف روپ ہیں۔

زبان کی پرورش عوام میں ہوتی ہے اور نثر کی نسبت عوام کی سوچ اور امنگیں شاعرانہ پیرائے میں نا صرف خوبصورت دلفریب ہوتی ہیں بلکہ دلوں پر دیرپا اثرات بھی رکھتی ہیں اسی لئے کہتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے کھیت کھلیانوں چوپالوں چاندنی راتوں میں گھبرو جوان اور الڑ مٹیاریں اپنے دلی جذبات کا اظہار گیتوں کے ذریعے کرتے ہیں وہ گیت جو جذبوں کی اٹھان کے ساتھ خود بخود عوامی بولی کی صورت میں لبوں پر آجاتے ہیں اور پھر صدیوں سے سینہ بسینہ اگلی نسلوں تک منتقل ہوتے ہیں پنجابی اور ہندکو لوک گیت کے حوالے سے دیکھا جائے تو ان میں سوچ خواہشات یا تہذیب کے حوالے سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے الفاظ کی املاء اور آوازوں کے ہیر پھیر کے ساتھ کم وبیش پنجابی اور ہندکو محاورے اور لوک گیتوں میں کوئی بہت زیادہ فرق نہیں ہے۔

لوک گیتوں کا تعلق انسان کی معاشرت بودوباش سوچ جذبات احساسات سے ہوتا ہے جو بنیادی طور پر انسان کے فطری تقاضوں کے مطابق ایک سے ہوتے ہیں لیکن معاشرت کے تضادات کے ساتھ ضروریات زندگی اور احساسات میں مختلف نظریات شامل ہو جاتے ہیں لوک گیت خودرو پودوں کی طرح ہوتے ہیں جو خود بخو جنم لیتے ہیں لیکن ان کے پس منظر میں انسانی جذبے امنگی اور خواہشات پروان چڑھتی ہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں لوک گیت اس زبان کے ساتھ وابستہ افراد کی ثقافت رہن سہن اور سوچ کی ٹھاسی کرتے ہیں لوک گیت عوام میں جنم لیتے ہیں اور روہیں پر نشوونما پاتے ہیں ان میں عشق ومحبت شادی غمی رسم و رواج ماحول رشتوں ناتوں کی عکاسی کی جاتی ہے لوگ گیت ہر دیس کی تہذیب اور تاریخ کا عکس ہوتے ہیں۔ جہاں تک وسطی پنجاب میں بولے جانے والے پنجابی لوک گیتوں کا تعلق تو ان میں وسطی پنجاب کے ہرے بھرے کھیت کھلیان سے لے کر کنویں پر پانی بھرنے والی الڑ مٹیار ہل چلاتے گھبرو جوان رات کی تاریکی میں بیلے میں بیٹھ کر بانسری بجانے والے نوجوانوں سے لے کر شہر کی روشنیوں میں جگمگاتے چہروں دفتروں میں کام کرنے والے بابو حضرات بس سٹاپ پر کھڑے ملاقاتیوں تک کے تمام موضاعات پنجابی لوک گیتوں کا حصہ ہیں۔

ڈاکٹر انعام الحق جاوید پنجابی ادب دا ارتقاء میں لکھتے ہیں" ایس گل گویڑ لانا اوکھا اے کہ پنجابی وچ پہلا گیت کنے لکھیا دوجیاں زباں وانگوں پنجابی وچ وی گیت دی روایت چوکھی پرانی اے۔ ایہدیاں ابتدائی شکلاں لوک گیتاں دی صورت وچ سامنے آیاں شروع وچ گیت صرف محفلاں تھیڑاں تے تھڑیاں

تے ای گائے جاندے سن جد کہ نویں دور وچ ریڈیوں ٹی وی تے فلم نوں ایہناں دا اصل میدا سمجھیا جاندیا اے"۔(2)

ہندکو اور پنجابی میں لوک گیتوں کی روایت اپنے اپنے علاقوں کی مناسبت سے موجود ہے۔مختار علی مئیر اپنی کتاب تاریخ زبان وادب ہندکو میں ہندکو کے علاقوں میں لوک گیتوں کے حوالے سے ٹپہ۔دوھڑا۔چاربیتہ رڑک۔ٹھولا۔ابیتی۔متا۔سٹھنری۔جوگا یا یوگا۔گونٹر اور لوری کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ تاریخ ادبیات ہندوستان میں ہندکو کے حوالے سے لوک گیتوں لوک ناچ میں سٹھنی۔ترنگی۔متا۔ابیتی۔ٹپہ۔لوری۔پرکو۔منگڑی۔شنی۔شاہ ڈولہ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔3

فارغ بخاری ادبیات مسلمانان پاک ہند میں سٹھنی۔ترنگی متا۔ابیتی۔ٹپہ لوری کو ہندکو کو لوک گیتوں کی اصناف میں شامل کرتے ہیں۔

ڈاکٹر انعام الحق جاوید پنجابی ادب دا ارتقاء میں پنجابی لوک گیتوں کی اصناف میں ڈھولا۔ماہیا۔ٹپہ۔بولی۔دوھڑا۔بیت۔سی حرفی کے علاوہ چھلا جگنی اوکلکی کو بھی لوک گیتوں کی روایت میں شامل کرتے ہیں۔جبکہ پروفیسر بشیر احمد سوز اپنی کتاب "ہزارہ میں ہندکو زبان وادب کی تاریخ" میں لوک اصناف کے ساتھ بجھارت اور قینچی کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔لوک اصناف۔لوری۔بولی۔ماہیا۔ڈھولا۔گیت۔گھوڑی۔سٹھنی۔سمی۔بجھارت۔ٹپہ۔دوہڑا۔ابیتی۔چاربیتہ۔گونڑ۔چوبولہ۔پنجابی اور ہندکو بولنے والے دونوں علاقوں کے عوامی انداز کے مقبول ترین لوک گیت ہیں۔لیکن کچھ اصناف ایسی ہیں جو خاص ہندکو علاقوں میں مقبول ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو وسطی پنجاب کی پنجابی میں مقبول ہیں۔

حاطر غزنوی لکھتے ہیں

دلگیر زبانوں کی طرح ہندکو میں بھی لوک ادب کی مضبوط روایت ملتی ہے جو سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچتی ہے ہندکو میں لوک ادب شاعری کی صورت میں بھی ملتا ہے۔منظوم داستانوں کی صورت میں بھی اور لوک کہانیوں کی صورت میں بھی لوک گیتوں کا جائزہ لیا جائے تو اس کی کئی اقسام سامنے آتی ہیں اگرچہ ان میں سے کئی ایک اپنے قریب کی زبانوں میں یکساں پہچان رکھتی ہیں تاہم کچھ صرف ہندکو علاقوں کی شناخت کراتی ہیں لوک گیتوں کی اہم اقسام درج ذیل ہیں۔سٹھنی ترنگی۔متا۔ابیتی۔ٹپہ۔لوری فارغ بخاری سرحد کے لوک گیت میں ہندکو لوک گیت کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

ہزاروں برس تک یہ خطہ ہندو آنہ کلچر کا گڑھ رہا ہے۔رقص کو ہندو معاشرے میں مذہبی حیثیت حاصل تھی۔ناچ کے ساتھ ساتھ گانا ایک لازمی چیز ہے گانے لے لئے بول بھی ضروری ہیں جو عوامی جذبات

کے اظہار کے لئے خود بخود تخلیق ہوتے رہتے ہیں۔ یہی لوک گیت ہندکو زبان کا خاصہ ہیں (4) سرحد کے ہندکو علاقوں میں وسطی پنجابی کی نسبت چونکہ پشتو کلچر اور زبان کا اثر زیادہ ہے اس لئے ہندکو ثقافت تہذیت اور بولی بھی اس سے متاثر ہے۔

حمید اللہ شاہ ہاشمی اپنی کتاب پنجابی دی مختصر تاریخ میں لکھتے ہیں " سیانے آہندے نیں کہ علاقے دی معاشرت تے سماجی معلومات دا انسائیکلو پیڈیا اوس علاقے دے لوک گیت ہندے نیں۔ پنجاب دے لوک گیتاں نوں گلاب دے اوہناں پھلاں نال تشبیہ دتی جاسکدی اے جھناں نوں اگاون والا کوئی مالی نیں تے جھڑے آپ ای بہار دے موسم دی خوشبو بن کے کھلر جاندے نیں۔(5)

پنجابی اور ہندکو میں جو لوک گیت تھوڑے بہت زبان کے لہجے کے فرق کے ساتھ مشترکہ طور پر مقبول ہیں وہ اس طرح سے ہیں۔

لوری : لوری میں ماں کی زبان سے بچے کے لئے دعا خوشیوں کے جذبات ابھرتے ہیں وہ اس کی سلامتی درازی عمر کے لئے دعا کرتی ہے۔

ہندکو میں لوری کی مثال:

ہندکو	**پنجابی**
اوہ وڈا ہو کے غزا جا سی	دردر کیتا جنگل وچ سُتیا
اسلام دے اتوں جان لٹا سی	جنگل وچ کانے جیون جندک دے ماے (6)

ماہیا : ماہیا ہندکو اور پنجابی میں سدا بہار اور مقبول گیت ہے ماہیا میں عشق و محبت درد ہجر فراق طنز و مزاح تاریخ کے موضوعات بھی شامل ہوتے ہیں۔

صوبہ خیبر بختونخواہ (صوبہ سرحد) سنگلاخ پہاڑی سرزمین ہے۔ جہاں محنت کش وطن کے محافظ دلیر جوان بہادری اور محنت کے جذبوں سے سرشار ہیں اس لئے ہندکو میں بھی ماہیا ایک پرتاشیر لوک گیت ہے۔اسلم جدون نے اپنی کتاب "ماہیے" میں ہندکو ماہیے کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔

فارخ بخاری نے "سرحد کے لوک گیت" میں ہندکو لوک گیتوں کو ان کی علاقائی بولی کے انداز میں پیش کیا ہے۔جس میں ماہیے کے مختلف انداز ہیں۔

ہندکو ماہیے کی ایک اور کتاب سلطان سکون نے مرتب کی ہے۔

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد ماہیا کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ماہیا ادب دی مختصر تے پرتاشیر صنف اے ماہیا دا لفظ ماہی تے حرف ندا "یا" دے اشتراک نال بنیا اے جنھوں اسی ماہی یا ماہیا دی سوہنی صورت آکھ سکدے آں۔لوک

ادب دے سیانے تے پارکھ۔ بگو۔ بگڑو۔ ٹپہ تے ڈھولانوں ماہیے دے ای پرانے ناں دیندے نیں''۔(7)

ہزارے کی ہندکو میں ماہیے بہت پسند کیے جاتے ہیں۔ وہاں پر انہیں ٹپہ کہا جاتا ہے۔

افضل پرویز ماہیے کے بارے میں لکھتے ہیں ماہیا ڈھیڑھ مصرعے کی ایک رومانی نظم ہوتی ہے جس کا مصنف نامعلوم ہوتا ہے یہ مترنم جھرنوں اور جنگلی پھولوں کی طرح خود رو اور دلکش ہے۔(8)

ہندکو اور پنجابی لہجہ کے ماہیے کی مثالیں ملاحضہ فرمائیں

	ہندکو		پنجابی
1	اچی ماڑی اے	1۔	گلی وچ لا پھیرا
	تساں تاڈوں کی وے گلا ساڈی قسمت ماڑی اے		رُسا رُسا کیوں پھردا
	کوئی دس گناہ میرا		
2۔	کوئی کچ دا گلاس ہندا	2۔	کوئی چوٹی طور دی اے
	اُبی کوئی ٹھولا اے جہیڑا نقل اتے پاس ہندا		سارے نبیاں وچوں اُچی شان حضور دی اے
3۔	تُساں پی ٹی کیتی آ		3۔سونے دا کل ماہیا
	مت کرے بدل جُلو اساں توڑ دی نیتی آ		لوکاں دیاں رون اکھاں ساڈا روندا اے دل ماہیا
4۔	چھکڑے اچ مال آیا		
	مانہہ دکھ دیون ناتواں کیتھوں خیال آیا(9)		

ٹپہ / ٹپا: ہندکو پنجابی دا مقبول لوک گیت ہے ٹپ رگ وید کے چھندوں میں شامل ہیں۔ ماہیے کی طرح اس میں بھی عشق ومحبت طنز ومزاح درد وسوز نعیتہ تاریخ موسم وغیرہ کے موضاعات نبھائے جاتے ہیں مثلا

سید اختر حسین لکھتے ہیں:

ماہیا سے ملتا جلتا ٹپا لوک گیت کی بڑی ہر دلعزیز صنف ہے اس میں ہجر وفراق کے علاوہ اور بھی مضمون باندھے جاتے ہیں۔ ماہیا کی طرح اس کا پہلا مصرع ضرورت شعری کی خاطر بولا جاتا ہے۔ اصل بات دوسرے مصرعے میں کہی جاتی ہے یہ لوک گیت گِدھا اور بھنگڑا کے ساتھ گایا جاتا ہے۔(10)

ڈاکٹر انعام الحق" پنجابی ادب دا ارتقاء" میں لکھتے ہیں:

ہیئت دے اعتبار نال اہم شعر فریاد یا بیت وانگوں ہوندا اے جہدے دونویں مصرع مطلع وانگوں ہم قافیہ ہندے نیں۔(11)

چنی اپنی نوں رنگ کیتا کوٹھے توں اُڈ بطخے

اک تے میں سوہنی او توں سونے دا رنگ کیتا جناں راہیں ماہی آوے اونہاں راہواں توں میں صدقے

باری برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لیایا جالی

سنبھل کے پیر دھریں اڑھے اج رات اقراراں والی

باری برسی کھٹن گیا تے کھٹ کے لیایا پھالے

جے توں میری ٹور ویکھنی مینوں لے دے سلیپر کالے 12

کئی علاقوں میں یہ مختلف انداز میں گایا جاتا ہے۔

جانی ٹر گیا دور کدھرے

سینے مار ہجر دی کانی

سٹھنی: یہ شادی بیاہ کا گیت ہے جو شادی کے موقع پر باراتیوں سے چھیڑ چھاڑ طنز و مزاح کے لئے گایا جاتا ہے ہندکو اور پنجابی میں یکساں مقبول ہے مختار علی تاریخ زبان و ادب ہندکو میں لکھتے ہیں۔" سٹھنی عموماً ادھیڑ عمر کی عورتیں گاتی ہیں جوان لڑکیاں اس محفل میں نہیں بیٹھتیں کیوں کہ ہندکو زبان کی اس صنف میں گالیاں عیب ثواب اور جھوٹ کے الزامات ہوتے ہیں جن سے مزاح پیدا کی جاتی ہیں۔(13)

ہندکو سٹھنی

لکڑ نہ کھاندوں چوبا کھاندوں جمع کر کے شادی رچاندوں

اجلا ہو کے تساں وکھاندوں صورت اے تیری فقیراں جئی

بھیڑ یا تینوں اے مناسب نیں

بولی:

بولی بھی ہندکو اور پنجابی دونوں زبانوں میں مقبول ہے۔ بولی صرف ایک مصرع کا گیت ہے جو ڈھول کی دھاپ پر بولا جاتا ہے اسے بھنگڑا ناچ کی صورت میں بھی گایا جاتا ہے۔مثلاً

ننگا رکھدی کلپ والا پاسا تے انج ساتھوں کنڈ کنڈ ھدی

منڈا و یکھ کے کبوتر ورگا کوٹھے تے لوائی چھتری

ابتی چار بتیہ گِدا جگنی سمی بھی ہندکو پنجابی دونوں میں یکساں مقبول ہیں۔ لڑکیوں کا گیت ہے یہ مٹی کے ٹکڑے گیند یا کھِدو کے ساتھ گایا جاتا ہے اور ایک طرح کی کھیل بھی کھیلی جاتی ہے۔ عبدالغفور قریشی لکھتے ہیں۔

الہڑ کڑیاں دا گیت اے۔ اکثر کھدو اچھال کے گایا جاندا اے(14)

کھووچ پانی ماں میری رانی پیو میرا راجہ ہیٹھ گھوڑا تازہ
چاندی دیاں پوڑیاں سونے دا دروازہ آل مال ہو یا تھال(15)

☆☆☆☆

حوالہ جات

1:۔ تاریخ ادبیات ہندوستان جلد B پنجاب یونیورسٹی لاہور 1971 ص219

2:۔ پنجابی ادب دا ارتقاء انعام الحق جاوید عزیز بک ڈپو 2004 ص 563

3:۔ تاریخ ادبیات ہندستان

4:۔ سرحد کے لوک گیت فارغ بخاری

5:۔ پنجابی دی مختصر تاریخ حمید اللہ شاہ ہاشمی

6:۔ گل بات ضیاء خاں نومبر 2015

7:۔ ارشد محمود ناشاد ڈاکٹر اپنا گراں ہوئے پاکستان پنجابی ادبی بورڈ 2009 ص 60

8:۔ افضل پرویز بن پھلواڑی اسلام آباد نیشنل کونسل آف آرٹ 1973 ص 55

9:۔

10:۔ اختر جعفری پنجابی ادبی فضان لاہور پبلشر ایموریم 2003

11:۔ انعام الحق جاوید پنجابی ادب دا ارتقاء عزیز بک ڈپو 2004 ص 27

12:۔ اقبال صلاح الدین لعلاں دا پنڈ ص119

13:۔ مختار علی منیر تاریخ زبان وادب ہندکو پشاور مکتبہ ادراک 1995 ص 191

14:۔ عبدالغفور قریشی پنجابی ادب دی کہانی لاہور عزیز بک ڈپو 1972 ص55

15:۔ لعلاں دی پنڈ ص 118